آزاد تجارت کے فوائد و نقصانات

(اسلامی معاشی تعلیمات کی روشنی میں ناقدانہ جائزہ)

محمد افضل*

ڈاکٹر محمد نواز الحسنی**

ABSTRACT

On the one hand Islam espouses the notion of free trade, and on the other hand it frowns on state interference in trade. Developed and developing countries make head way freely in a free trading culture. This state of affairs buoys up the spirits of traders and inspires them to invest freely and lead to an economic upturn. Thus society flourishes. Foreign direct investment flows in a country from free trade. The scientific and technical expertise of industrialized countries is transferred to low income countries. Not only high quality products are available in abundance in the open market but also the moderation of prices is automatically established by the competition of business people. In this way, the free trading culture functions as a filtering device in the free market and, without any artificial or external interference, discharges all the tasks efficiently from its own internal logic. Critics of free trade, on the other hand, demur the system fills the coffers of multinational corporations but suppresses the rights of workers, locals and small industrialists. The real purpose of this system is to establish Western powers' control over global resources. Taking advantage of the flexibility of the free trading culture, traders artificially raise prices through monopoly and hoarding.

---

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور

** پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور

The society that is born from this free trading culture is devoid of sense and compassion and has taken out all the noble words like morality, empathy and fraternity from its vocabulary.

Keywords: آزاد تجارت، قباحتیں، مثبت پہلو، مضمرات، ثمرات، تشکیل، بہاؤ

دورِ جدید کی آزاد تجارت نے جہاں دنیا کے سامنے جہاں بھر کی آسائشیں ڈھیر کر دی ہیں، وہیں مختلف نوعیت کی معاشی، سماجی اور اخلاقی قباحتیں بھی جنم دی ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک جو آزاد تجارت کے سے سب بڑے مستفیدین (Beneficiaries) ہیں، اس کے صرف مثبت اور مفید پہلو ہی سامنے لاتے ہیں تاکہ تیسری دنیا کے ممالک کا زیادہ سے زیادہ استحصال کیا جاسکے۔ اس کے برعکس ترقی پذیر ممالک جنہیں نہ صرف یہ کہ آزاد تجارت کے کماحقہ ثمرات نہیں ملتے بلکہ بسا اوقات الٹا نقصان بھی ہوتا ہے، اس کے مضمرات و نقصانات کا بھی رونا روتے رہتے ہیں۔ مغربی طاقتوں نے آزاد تجارت کے قواعد و ضوابط، تنظیمی ڈھانچہ اور اس کو چلانے والے عالمی اداروں کی تشکیل ہی اس طرح کی ہے کہ آزاد تجارت کے ثمرات و فوائد کا زیادہ بہاؤ مغرب کی طرف ہی رہتا ہے۔ اپنی صنعتی و معاشی بالادستی قائم رکھنے کے لیے مغرب نے ترقی پذیر ممالک کو اپنی مصنوعات کی کھپت کی منڈیاں یا خام مال حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشی ترقی کے لیے آزاد تجارت کی جس خوبی کا اکثر مغربی دنیا ڈھنڈورا پیٹتی ہے، عام طور پر غریب ملکوں کے ساتھ تجارت میں نظر نہیں آتی۔ الغرض آزاد تجارت کے کچھ فوائد بھی ہیں اور نقصانات بھی، ذیل میں ہم ناقدانہ انداز میں ان فوائد و نقصانات کا الگ الگ ذکر کرتے ہیں:

آزاد تجارت کی تعریف

آزاد تجارت کی تعریف مختلف اربابِ فکر نے بعض الفاظ کے تغیر کے ساتھ مختلف کی ہے۔ ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1۔ انگریزی قوامیس میں سے آکسفورڈ ایڈوانس لرنر ڈکشنری (Oxford Advanced Learner's Dictionary) میں آزاد تجارت کی نہایت مختصر مگر جامع تعریف یوں کی گئی ہے:

A system of international trade in which there are no restrictions or taxes on imports and exports.[1]

1- Oxford Advanced Learner's Dictionary Retrieved April 18, 2019, 05:40pm from https://www.oxfordlearnersdictionaries.com/definition/english/free-trade.

"یہ ایک ایسا بین الاقوامی نظامِ تجارت ہے جس میں درآمدات و برآمدات پر کسی قسم کی کوئی قدغن یا محصولات نہیں ہوتیں"

2۔الدکتور صالح حسین سلیمان الرقب[1] آزاد تجارت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

تحرير التجارة الدولية: ويقصدون به تكامل الاقتصاديات المتقدمة والنامية في سوق عالمية واحدة، مفتوحة لكافة القوي الاقتصادية في العالم وخاضعة لمبداء التنافس الحر.[2]

"بین الاقوامی تجارت کی آزادی سے مراد یہ ہے کہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کی معیشتوں کو ایک ایسی عالمی منڈی میں ضم کر دیا جائے جس کے دروازے تمام عالمی اقتصادی طاقتوں کے لیے کھلے ہوئے ہوں اور وہ آزاد مقابلہ آرائی کے اصول کے تابع ہوں۔"

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا(Encylopaedia of Britanica)کے مرتبین نے آزاد تجارت کی وضاحت درج ذیل الفاظ میں کی ہے:

Free trade, also called laissez-faire, a policy by which a government does not discriminate against imports or interfere with exports by applying tariffs (to imports) or subsidies (to exports). A free-trade policy does not necessarily imply, however, that a country abandons all control and taxation of imports and exports.[3]

"آزاد تجارت کو عدم مداخلت کا معاملہ (laissez-faire) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی پالیسی ہے جس میں حکومت محصولات (tariffs)[4] کے ذریعے درآمدات میں یا ریاستی

---

[1]۔الدکتور صالح حسین سلیمان الرقب 1953ء میں غزہ (فلسطین) میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ حماس تحریک اور عالمی اخوان المسلمین کے رہنماوں میں سے ہیں۔ وزارت اوقاف (غزہ) کے سیکرٹری اور غزہ اسلامی یونی ورسٹی میں شعبہ عقائد کے استاد ہیں۔(Retrieved july 10, 2020, 05:30pm from http://www.drsregeb.com/index.phpt)

[2] ۔الرقب، الدكتور صالح حسين سليمان، العولمة: نشأتها وأهدافها ووسائلها، 1423ھ/ 2003ء، ص: 10

[3]۔Encylopaedia of Britanica, Written by The editors Retrieved April 20, 2019, 06:20pm from https://www.britannica.com/topic/free-trade.

[4] ۔ ٹیرف (tariff) سے مراد وہ ڈیوٹی ہے جو درآمدات پر دینی پڑتی ہے۔اس سے نہ صرف مقامی صنعت کو تحفظ ملتا ہے اور زرمبادلہ حاصل ہوتا ہے بلکہ مقامی مصنوعات مقابلہ بھی کر پاتی ہیں۔

امداد (subsidies)[1] کے ذریعے برآمدات میں کوئی مداخلت نہیں کرتی۔ اگرچہ آزاد تجارتی پالیسی کو اختیار کرنا کسی ملک کے لیے لازم نہیں، مگر اس کو اختیار کرنے والے ممالک کو درآمدات و برآمدات کے حوالے سے تمام اختیارات و محصولات سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔"

ان تعریفات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آزاد تجارت اصل میں درآمدات وبرآمدات سے متعلق امتیازی پالیسی (Discrimination policy) ختم کرنے کا نام ہے۔ اس میں نہ تو ریاستی یا غیر ریاستی ادارے مداخلت کرکے قیمتوں کا تعین کرسکتے ہیں اور نہ ہی درآمدات وبرآمدات پر کوئی پابندی یا محصولات لگا سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اس نظام کو حکومتیں نہیں بلکہ رسد و طلب کے فطری قوانین (law of demand and supply) کنٹرول کرتے ہیں۔

ذیل میں ہم پہلے آزاد تجارت کے ثمرات وفوائد کا ذکر کرتے ہیں اس کے بعد مقامی اور عالمی سطح پر اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے نقصانات و مضمرات کو بیان کیا جائے گا۔

آزاد تجارت کے فوائد

آزاد تجارت اگر اپنی حقیقی سپرٹ کے مطابق سرانجام دی جائے تو اس کے کثیر فوائد ہیں۔ آزاد تجارتی کلچر سے حاصل ہونے والے ان فوائد و ثمرات کا اندازہ یہاں سے لگائیں کہ مغربی یورپ (Western Europe) اسی تجارتی آزادی اور اقتصادی اتحاد کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں سے باہر نکل آیا بلکہ معاشی طور پر خوشحال ترین خطہ بن گیا۔ آزاد تجارت کے فوائد میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1۔ عقود و معاملات کی آزادی

آزاد تجارتی کلچر کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں کسی ریاستی یا غیر ریاستی عناصر کی مداخلت کی بجائے تمام معاملات متعاقدین کی باہمی رضامندی سے طے ہوتے ہیں۔ انہیں تمام عقود و معاملات کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔ اسلام بھی شرعی حدود میں رہتے ہوئے تاجروں کو معاملات کی مکمل آزادی دیتا ہے اور امور تجارت میں غیر فطری مداخلت سے منع کرتا ہے۔ جب ایک مرتبہ منڈی میں اشیا مہنگی ہو گئیں اور حضور نبی اکرم ﷺ سے نرخ بندی (Pricing) کے لیے مداخلت کی درخواست کی گئی تو آپ ﷺ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا:

---

[1] ۔سبسڈی (subsidy) سے مراد کسی خاص شعبہ میں حکومت کی طرف سے مدد دینا ہے۔ جیسے صنعت یا زراعت کو بہتر کرنے کے لیے سستی بجلی یا بیج وغیرہ دینا تاکہ متعلقہ شعبے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔

إِنَّ االلهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلِمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ.[1]

"اللہ تعالیٰ نرخ مقرر کرنے والا، تنگ کرنے والا، کشادہ کرنے والا اور رزق دینے والا ہے اور میری آرزو ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملوں کہ تم میں سے کوئی اپنے خون اور مال کا مجھ سے طلبگار نہ ہو۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیرونی تاجروں کو سرکاری مہمان قرار دیتے ہوئے نہ صرف ہر قسم کی سہولت دیتے بلکہ عقود و معاملات کی کھلی آزادی اور اختیار بھی دیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس حوالے سے فرماتے:

أَيُّمَا جَالِبٍ جَلَبَ عَلَى عَمُودِ كَبِدِهِ فِي الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ فَذَلِكَ ضَيْفُ عُمَرَ فَلْيَبِعْ كَيْفَ شَاءَ اللَّهُ وَلْيُمْسِكْ كَيْفَ شَاءَ اللَّهُ.[2]

"جو خون پسینہ ایک کرکے، گرمی اور سردی برداشت کرکے ہمارے ملک میں غلہ لائے وہ عمر کا مہمان ہے۔ پھر جیسے اللہ چاہے اپنے غلہ کو بیچے اور جیسے اللہ چاہے اسے روکے (ریاست اس میں کوئی مداخلت نہیں کرے گی)۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ "فَلْيَبِعْ كَيْفَ شَاءَ اللَّهُ وَلْيُمْسِكْ كَيْفَ شَاءَ اللَّهُ" نہایت اہم ہیں جو تجارتی عقود کی کامل آزادی کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ اسی تجارتی آزادی کا نتیجہ تھا کہ دنیا بھر کے تاجر خلافت اسلامیہ میں قائم ہونے والے تجارتی مراکز کی طرف رخ کرنے لگے، اس طرح پہلی صدی ہجری ختم ہونے سے قبل مراکش سے چین تک اور یمن سے فن لینڈ تک مسلمان تاجروں نے اپنا اثر و رسوخ قائم کر لیا۔ سید ابوالاعلی مودودی (۱۹۰۳۔۱۹۷۹ء)[3] تجارتی معاملات میں آزادی کے مثبت نتائج کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"کھلے بازار میں جب تاجروں، صناعوں اور خام پیداوار بہم پہنچانے والوں کا مقابلہ ہوتا ہے تو قیمتوں

1۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/ ۸۲۵۔۸۹۲ء) السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء فی التسعير ، بيروت، لبنان: دار إحياء التراث العربی، 3 :605، رقم: 1314۔

2۔ مالک، مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی(۹۳۔۱۷۹ھ)، الموطا، كتاب البيوع، باب الحكرة والتعريض، بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربی، 1404ھ، 2: 451، رقم: ۱۳۲۷۔

3۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی مفسر قرآن اور صاحب فکر شخصیت تھے۔ جماعت اسلامی کے بانی رہنما تھے۔ انکی اہم تصانیف یہ ہیں: تفہیم القرآن، سنت کی آئینی حیثیت، خلافت و ملوکیت، اسلامی ریاست، الجہاد فی الاسلام، معاشیاتِ اسلام (پروفیسر خورشید احمد، ترجمان القرآن، اشاعت خاص، سید ابوالاعلیٰ مودودی نمبر، اکتوبر ۲۰۰۳ء)۔

کا اعتدال آپ سے آپ قائم ہوتا ہے... اس سارے کاروبار میں ریاست کا کام یہ نہیں ہے کہ پیدائش دولت کے فطری عمل میں خواہ مخواہ مداخلت کر کے اس کا توازن بگاڑے، بلکہ اس کا کام صرف یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا کرے جن میں انفرادی آزادیٔ عمل زیادہ سے زیادہ محفوظ ہو سکے۔"[1]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ تاجروں، زمینداروں اور صنعت کاروں کے معاملات میں دخل اندازی کی بجائے اپنی ریاستی ذمہ داریوں پر توجہ مرکوز کرے تاکہ کاروباری طبقہ احساس تحفظ کے ساتھ اپنے تجارتی امور کو سرانجام دے سکے۔

2۔ باہمی مقابلہ و مسابقت کا ماحول

آزاد تجارت میں مقابلہ اور مسابقت کا فطری ماحول بذاتِ خود تاجروں کو اعتدال پر رکھتا ہے اور ان کی خود غرضی کو بے جا حد تک بڑھنے سے روکتا ہے۔ آزاد منڈی اور کھلے بازار میں جب ایک ہی مال تیار کرنے والے اور اسے فروخت کرنے والے بہت سے تاجر اور خریدار ہوں گے تو خود ہی قیمتیں فطری اور معقول سطح پر رہیں گی۔ اس کی عملی نظیر یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک انصاری شخص نے آپ ﷺ سے مالی مدد کے لیے سوال کیا تو آپ ﷺ نے اس کے کمبل اور ایک پیالہ کو اپنے ہاتھوں میں لے کر فرمایا:

مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ.[2]

"یہ دو چیزیں کون خریدے گا؟ ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں دونوں چیزیں ایک درہم میں لیتا ہوں تو آپ ﷺ نے دو تین مرتبہ فرمایا کہ ایک سے زائد درہم میں کون لے گا؟ ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں دو درہم میں لیتا ہوں تو آپ ﷺ نے وہ چیزیں اسی کو دے دیں اور (اس سے) دو درہم لے کر انصاری کو دے دیئے۔"

اس سے ثابت ہوا کہ آزاد تجارت میں باہمی مقابلہ و مسابقت کا آزادانہ ماحول خود بخود حقیقی قیمت کا تعین کر دیتا

1۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ (۱۹۰۳۔۱۹۷۹ء)، اسلام اور جدید معاشی نظریات، لاہور، پاکستان: اسلامک پبلیکیشنز، ۱۹۹۵ء، ص:۲۷-۲۶۔

2۔ ابوداود، سليمان بن اشعث بن اسحاق سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/۸۱۷۔۸۸۹ء)، السنن، کتاب الزکاۃ، باب ما تجوز فيه المسألة، بیروت، لبنان: دار الفکر، 1414ھ/1994ء 2: 120، رقم: 1641۔

ہے۔

3۔ ذاتی نفع کا محرک

آزاد تجارت کا سب سے مؤثر محرک ذاتی نفع کا لالچ ہے۔ فطری طور پر فائدے کی طمع اور نفع کی امید ہر انسان میں موجود ہے جو اسے جہد مسلسل پر ابھارتی ہے۔ ماہرین اقتصادیات کے بقول انسان کو عمل پر ابھارنے کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور دوسرا محرک نہیں ہے۔ ایک دفعہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت عروہ البارقی کو ایک دینار عطا کیا تاکہ اس سے ایک جانور خرید کر لائیں تو انہوں نے اپنی تجارتی مہارت اور اختیار و آزادی کو استعمال کرتے ہوئے اس ایک دینار سے دو بکریاں خرید لیں۔ پھر دونوں میں سے ایک کو ایک دینار کے بدلے میں بیچ دیا۔ اب ایک بکری اور دینار لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے ان کے لئے خرید و فروخت میں برکت کی دعا فرمائی۔ حدیث کے الفاظ یہ تھے:

فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ.[1]

"حضور ﷺ نے ان کے لئے خرید و فروخت میں برکت کی دعا فرمائی۔"

اگر اس معاملہ کے پیچھے بیع کی آزادی اور نفع کا محرک نہ ہوتا تو حضرت عروہ البارقی شاید اتنا نفع بخش سودا نہ کر سکتے۔ اسی امر کو بیان کرتے ہوئے سید ابو الاعلی مودودی لکھتے ہیں:

"نفع کے امکانات کھلے رکھیے اور ہر شخص کو موقع دیجیے کہ اپنی محنت و قابلیت سے جتنا کما سکتا ہے کمائے...ذاتی نفع کا لالچ افراد سے اجتماعی مفاد کی وہ خدمت خود ہی لے لے گا جو کسی دوسری طرح ان سے نہیں لی جا سکتی۔"[2]

4۔ فطری منصوبہ بندی پر اعتماد

آزاد تجارت کا ایک اہم خاصہ یہ بھی ہے کہ یہ کسی مصنوعی تدبیر یا بیرونی مداخلت کے بغیر، اپنی اندرونی منطق سے ہی تمام اُمور بہ حسن و خوبی سر انجام دیتی چلی جاتی ہے۔ اسی فطری منصوبہ بندی کو قرآن میں:

---

[1]۔ بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ(194-254)، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبى ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، بيروت، لبنان: دار ابن كثير، ١٩٨٧ء، ١٣٣٢:٣

[2]۔ مودودی، اسلام اور جدید معاشی نظریات، ص:۲۲۔

﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَٰتٍ﴾[1]

"ہم نے اس دنیا میں معاشی امور کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور ان میں سے بعض کو دوسرے بعض پر ترقی عنایت کی ہے۔

اور حدیث میں:

إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ[2]

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی نرخ مقرر کرتا ہے تنگی کرتا وسعت پیدا کرتا ہے رزق عنایت فرماتا ہے۔"

ماہرین معاشیات کے بقول تاجروں اور صنعت کاروں کو ان کا اپنا مفاد ہی اس امر پر مجبور کرتا رہتا ہے کہ وہ پیداوار بڑھانے کے لیے زیادہ سے زیادہ بہتر اور جدید طریقے اختیار کریں اور کاروبار کو ترقی دینے کے لیے ہمہ وقت سوچ بچار کرتے رہیں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے جب انہیں خرید و فروخت میں کامل آزادی میسر ہو۔

5۔ براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (FDI) کی آمد

آزاد تجارت سے براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Direct Investment) آتی ہے۔ بڑے بڑے سرمایہ کار ایسے ممالک کا رخ کرتے ہیں جہاں فری ٹریڈنگ کلچر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف ترقی پذیر بلکہ ترقی یافتہ ممالک بھی غیر ملکی سرمایہ کاری کے حصول کے لیے اپنے اپنے خطے میں آزاد تجارتی معاہدات (Free Trade Agreement-FTA) کرتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ سرمائے کا حصول ممکن ہو۔ عہد نبوی اور عہد صحابہ میں دیگر خطوں کے تاجروں کو اسلامی ریاست میں مال لانے کی کھلی اجازت تھی، حتیٰ کہ حالتِ جنگ میں بھی تجارت و تمویل کا سلسلہ جاری رہتا۔ امام شمس الدین سرخسی (400ھ-483ھ) لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے خود ایک بار مدینہ منورہ کی کھجوریں ابو سفیان رضی اللہ عنہ کو ارسال فرمائیں اور اس کے بدلے مکہ مکرمہ کی کھالیں درآمد کیں[3] حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا جب کفارِ مکہ اور مسلمانان مدینہ حالت جنگ میں تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی اس حکیمانہ کاوش کا مقصد صرف آزاد تجارتی ماحول کا فروغ تھا تاکہ اموال کی ترسیل سے معاشی استحکام پیدا ہو۔ اسی

[1] ۔الزخرف 43: 32

[2] ترمذی، السنن، کتاب البیوع، باب ما جاء فی التسعیر، رقم: 1314، 3:605

[3] ۔ سرخسی، شمس الدین ابو بکر محمد بن اسماعیل(400ھ-483ھ)، شرح کتاب السیر الکبیر، باب صلة المشرک، قاہرہ، مصر: 1957ء، 1:96

طرح عہد عمر میں غیر ملکی اور غیر مسلم تاجروں کو پر کشش مراعات دی جاتیں تاکہ وہ خوشی سے اسلامی ریاست میں مال لے کر آئیں۔ڈاکٹر محمد حمید اللہ [1] تحریر کرتے ہیں:

> "حضرت عمر کے زمانے میں ایک مرتبہ مدینہ میں گرانی بڑھنے لگی تو انہوں نے غیر ملکی غیر مسلم تاجروں سے محصول درآمد یا امپورٹ ڈیوٹی بجائے دس فی صد کے پانچ فی صد کر دی تاکہ سامان کے نرخ میں تخفیف ہو اور لوگوں کو گرانی کی جگہ ارزانی میسر ہو۔" [2]

6۔سائنسی و تکنیکی مہارت کی آمد

آزاد تجارتی کلچر سے ترقی یافتہ ممالک کی سائنسی و تکنیکی مہارت ترقی پذیر ممالک میں منتقل ہوتی ہے۔ مقامی وسائل (local resources) کو ترقی دینے اور ان سے بہتر استفادے کے لیے مقامی کمپنیوں کی بہ نسبت عالمی کمپنیوں کو زیادہ مہارت حاصل ہوتی ہے۔ خاص طور پر یہ کان کنی (mining)، تیل نکالنے (oil drilling) اور صنعتکاری (manufacturing) میں بہت آگے ہیں۔ آزاد تجارتی معاہدات سے مقامی صنعت کیا فائدہ ہوتا ہے، اس بارے میں امریکی ماہر معاشیات کمبرلی امادیو (Kimberly Amadeo) [3] تحریر کرتی ہیں:

> Free trade agreements allow the global firms access to these business opportunities. When the multinationals partner with local firms to develop the resources, they train them on the best practices. That gives local firms access to these new methods. [4]

1۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ (1908ء۔2002ء) 19 فروری 1908ء میں حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ آپ معروف محقق، قانون دان اور اسلامی دانشور تھے۔ آپ بین الاقوامی قوانین کے ماہر سمجھے جاتے تھے۔ اُن کی تصانیف اور تحقیقی مقالہ جات کی تعداد سیکڑوں میں ہے جن میں سے "مجموعة الوثائق السياسية للعهد النبوی والخلافة الراشده" کو بے حد پذیرائی ملی۔ (*Retrieved july 11, 2020, 11:30pm from https://hamidullah.info/*)

2۔ حمید اللہ، ڈاکٹر محمد خطبات بہاولپور، اسلام آباد، پاکستان: ادارہ تحقیقات اسلامی، 1992ء، ص:377۔

3۔ کمبرلی امادیو (Kimberly Amadeo) عالمی شہرت یافتہ امریکی ماہر معاشیات ہیں۔ وہ ورلڈ منی واچ (World Money Watch) کی صدر ہیں۔ مسز امادیو پیچیدہ مضامین لینے اور انہیں نہایت سہل بنانے میں معروف ہیں۔ (Retrieved july 11, 2020, 06:30pm from https://www.amazon.com/Kimberly-Amadeo)

4۔Free Trade Agreements With Their Pros and Cons, Written by Kimberly Amadeo

"آزاد تجارتی معاہدات عالمی کمپنیوں کو بہترین کاروباری مواقع فراہم کرتے ہیں۔ جب ملٹی نیشنل پارٹنر مقامی فرموں کے ساتھ شراکت کرتے ہیں، تو وہ انہیں بہترین طریقوں پر تربیت دیتے ہیں۔ اس سے مقامی فرموں کو ان نئے طریقوں تک رسائی مل جاتی ہے۔"

7۔ قانونِ رسد و طلب کی پاسداری

اگر آزاد تجارت بغیر کسی عمل دخل اور احتکار کے ہو تو قانون رسد و طلب (law of demand and supply) کے خود کار نظام کے تحت اشیاء کی دستیابی اور قیمت کا تعین خود بخود ہوتا چلا جاتا ہے۔ بازار میں جس چیز کی رسد طلب کے مقابلہ میں زیادہ ہو، اس کے نرخ ارزاں ہو جاتے ہے اور جس چیز کی طلب اس کی رسد کے مقابلہ میں بڑھ جائے تو اس کے نرخ گراں ہو جاتے ہیں۔ اس طرح فری ٹریڈنگ کلچر آزاد مارکیٹ میں فلٹرنگ ڈیوائسز (filtering devices) کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ کلچر قانونِ طلب و رسد کے مابین توازن پیدا کرتا ہے۔ صارفین کو زیادہ سے زیادہ چیزیں استعمال کرنے اور پیداکاروں (producers) کو زیادہ سے زیادہ پیداوار بڑھانے پر ابھارتا ہے۔ اس طرح آزاد تجارتی ماحول میں خود بہ خود قانون رسد و طلب کی پاسداری ہوتی ہے جس کے نتیجے میں فطری طور پر اشیاء کی قیمتوں کا تعین بھی ہوتا چلا جاتا ہے۔

8۔ اشیا کی آزادانہ ترسیل سے مہنگائی میں کمی

آزاد تجارت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس میں مقامی اور بین الاقوامی سطح پر اشیا کی آزادانہ ترسیل سے مہنگائی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ حکیم الامت علامہ محمد اقبال (۱۸۷۷-۱۹۳۸ء) اس بارے میں لکھتے ہیں:

"تجارتِ خارجی سے ہر ملک دیگر ممالک کی پیدا کردہ اشیاء سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ علاوہ اس کے اس طریق عمل سے محنت اور سرمائے کی کارکردگی بہت بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً انگلستان میں لوہا اور کوئلہ اس کثرت سے پایا جاتا ہے کہ وہاں اس کی پیدائش کے لیے دیگر ممالک کی نسبت محنت اور سرمایہ کم صرف ہوتا ہے۔ لیکن اس ملک میں ایسی زمین بہت کم ہے جو قابل زراعت ہو۔ وہاں کا غلہ وہاں کے باشندوں کے لیے بھی کافی نہیں ہے اور اگر غلے کی پیداوار کو زیادہ کرنے کی کوشش کی

Retrieved April 18, 2019, 06:20pm from https://www.intelligenteconomist.com/advantages-of-free-trade.

جائے، تو بہت سی ناقص زمینیں کاشت کرنی پڑیں گی، جس سے غلے کی قیمت بہت گراں ہو جائے گی۔ دیگر ممالک مثلاً فرانس و ہندوستان وغیرہ میں غلہ بہ افراط پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے اگر انگلستان اپنی اشیاء کا مبادلہ اُن ممالک کے غلہ سے کرے تو سب کو فائدہ ہو گا۔"[1]

سرمایہ اور محنت کی آزادانہ ترسیل تجارت کو کس طرح متاثر کرتی ہیں، اس حوالے سے علامہ محمد اقبال لکھتے ہیں:

"تم جانتے ہو کہ اگر کسی ملک کے مختلف حصص کے درمیان سرمایہ اور محنت بلا روک ٹوک حرکت نہ کر سکتے ہوں تو اس ملک میں تجارتی مقابلہ مفقود ہو گا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ مقابلے کی موجودگی یا عدم موجودگی سے تجارتی اشیاء کی قدر میں تغیر آ جاتا ہے۔ جس سے اگرچہ قانون طلب و رسد باطل نہیں ہو جاتا، تاہم متاثر ضرور ہوتا ہے۔"[2]

اس سے ثابت ہوا کہ آزادانہ تجارت سے مختلف ممالک کو آسانی سے ایسی اشیاء دستیاب ہو جاتی ہیں جن کو وہ بغیر شدید محنت کے پیدا نہ کر سکتے۔ آزاد تجارتی کلچر میں ہر ملک صرف ان اشیاء کی تیاری میں اپنا سرمایہ صرف کرتا ہے جن کے پیدا کرنے کے لیے وہ خصوصیت سے موزوں ہو۔ وسیع البنیاد اور آزاد تجارت کس طرح مضبوط سٹرکچر رکھنے والے ممالک کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرتی ہے، اس بارے میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری لکھتے ہیں:

The economies characterised with liberal trade policies have tended to grow at a higher pace than is the case with countries having more closed economies.[3]

"وہ معیشتیں جو آزاد تجارتی پالیسیوں کی خصوصیت رکھتی ہیں، غیر آزاد معیشتوں سے کہیں زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کرتی ہیں"۔

1۔ محمد اقبال، علامہ، علم الاقتصاد، لاہور، پاکستان: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء، ص:۹۵

2۔ ایضاً، ص:93

3۔Hussain Mohi-ud-Din Qadri, Dr, Muslim Commonwealth, Minhaj-ul-Quran Publications, Lahore Pakistan,2016, P.67

آزاد تجارت کے نقصانات

سرمایہ دارانہ نظام کے مؤیدین نے آزاد تجارت کے فطری قوانین کی پاسداری کی بجائے ان کے ساتھ کچھ غلط اصولوں کی آمیزش بھی کر دی ہے جس کی وجہ سے اس پر مختلف حلقوں کی طرف سے تنقید بھی کی گئی ہے۔ برطانوی ماہر معاشیات جان مینارڈ کینز (John Maynard Keynes, 1883-1946)[1] آزاد تجارت کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

> Free-market economies cannot be expected to maintain full employment and prosperity at all times. Such economies can slump into lengthy depressions and indeed remain depressed for very protracted periods.[2]
>
> "آزاد بازار کی معیشت سے کامل روزگار اور ہمہ وقت کی خوشحالی کی توقع نہیں کی جاسکتی ہے۔ اس طرح کی معیشت مدت مدید تک گہرے دباؤ میں آسکتی ہے اور واقعی بہت طویل عرصے تک دباؤ میں رہتی ہے"

ذیل میں آزاد تجارت کی چند خرابیوں اور نقصانات کا مختصر اًذکر کیا جاتا ہے:

1۔ ڈمپنگ کے ذریعے پسماندہ ممالک کی معیشت کی تباہی

آج کل آزاد تجارت کے نام پر ڈمپنگ (Dumping) جیسے مکروہ کھیل کے ذریعے ترقی پذیر ممالک کی معیشت کو خطرناک جھٹکے دیے جاتے ہیں۔ ڈمپنگ سے مراد یہ ہے کہ لاگت سے کم قیمت پر کسی دوسرے ملک میں اشیا بیچنا تاکہ اس ملک کی صنعت و تجارت تباہ ہو جائے۔ یہ اصل میں پسماندہ اور کمزور ممالک کے استحصال کا ایک طریقہ ہے۔ اب ملٹی نیشنل کمپنیاں سبسڈی کے بعد زیادہ پیدشدہ مصنوعات اور خوراک کو غریب ملکوں کی منڈیوں میں ڈمپ (Dump) کر دیتی ہیں۔ اس کے برعکس اسلام اپنے حریف تاجروں کو نقصان پہنچانے کی نیت سے کم قیمت پر مال فروخت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ (م ۹۴ھ) سے

---

[1]۔ جان مینارڈ کینز: ایک معروف برطانوی ماہر معاشیات تھا جس کے نظریات نے بنیادی طور پر معاشی اصولوں اور حکومتوں کی معاشی پالیسیوں کو تبدیل کیا۔ یہ 20ویں صدی کے سب سے زیادہ بااثر معاشی ماہرین میں سے ایک تھا۔ (Retrieved july 11, 2020, from https://www.econlib.org/library/Enc/bios/Keynes.html)

[2]۔John Maynard Keynes, Tract on Monetary Reform, 1924, P.88,

روایت ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بازار میں مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت پر منقیٰ بیچ رہے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو تجارتی اُصولوں کے خلاف گردانتے ہوئے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

إِمَّا أَنْ تَزِيدَ فِي السِّعْرِ وَإِمَّا أَنْ تَرْفَعَ مِنْ سُوقِنَا.[1]

"یا تو تم نرخ میں اضافہ کرو یا پھر ہمارے بازار سے چلے جاؤ۔"

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آزاد تجارت کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی کساد بازاری یا ارزانی کی نیت سے منڈی میں مال لائے اور حریف تاجروں کو نقصان پہنچانے کے لیے مال کو انتہائی کم ریٹ پر فروخت کرے۔

2۔ غیر فطری طریقوں سے قیمتیں بڑھانا

آزاد تجارت میں سرمایہ دار عوام کے اجتماعی مفاد کو نظر انداز کرتے ہوئے محض اپنے ذاتی مفاد کے لیے مصنوعی طریقوں سے قیمتیں بڑھاتے ہیں۔ مثلاً یہ لوگ ذخیرہ اندوزی کے ذریعے بازار میں رسد کم کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے اشیاء کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں، پیداکار اور صارف کے درمیان مڈل مین بن کر غائبانہ بیچتے اور خریدتے چلے جاتے ہیں جس سے قیمتیں بہت بڑھ جاتی ہیں، کساد بازاری (market slump) کے خوف سے پیدا شدہ مال جلا دیا جاتا یا سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے کہ کہیں قیمتیں گر نہ جائیں۔

اس کے برعکس اسلام میں اشیائے تجارت کی گرانی کے لیے کوشش کرنا مذموم فعل ہے۔ گراں فروشی میں ملوث شخص کو جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ دَخَلَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَسْعَارِ الْمُسْلِمِيْنَ لِيُغْلَى عَلَيْهِمْ، كَانَ حَقًّا عَلَى االلهِ أَنْ يَّقْذِفَهُ فِي مُعَظَّمِ جَهَنَّمَ رَأْسَهُ أَسْفَلَهُ.[2]

"جو شخص مسلمانوں کے بازار کے نرخ میں اس لئے دخل دے کہ اسے گراں کرے تو رب تعالیٰ کے لئے لازم ہو جاتا ہے کہ قیامت کے دن اسے سر کے بل جہنم کی زبردست آگ میں جھونک دے۔"

---

[1] ۔ مالک، الموطا، کتاب البیوع، باب الحکرۃ والتربص، رقم: ۱۳۲۸ ، 451:2

[2] ۔ حاکم، ابو عبد االلہ محمد بن عبد االلہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)، المستدرک علی الصحیحین، بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، 1411ھ، رقم: 2148 ، 15:2

3۔ قدرتی وسائل کی بے قدری

آزاد تجارت کے حامل ممالک میں عام طور پر ماحولیاتی تحفظ(environmental protection)کا خاطر خواہ اہتمام نہیں کیا جاتا۔ قدرتی وسائل(Natural Resources)کو بڑی بے رحمی سے تباہ کیا جاتا ہے اس بارے میں کمبرلی امادیو(Kimberly Amadeo) لکھتی ہیں:

> Emerging market countries often don't have many environmental protections. Free trade leads to depletion of timber, minerals, and other natural resources. Deforestation and strip-mining reduce their jungles and fields to wastelands.(1)

> ”دنیا میں ابھرتی ہوئی منڈیوں والے ممالک عموماً ماحولیاتی تحفظ کا التزام نہیں کرتے۔ آزادانہ تجارت کے نتیجے میں لکڑی، معدنیات اور دیگر قدرتی وسائل کی کمی واقع ہوتی ہے۔ جنگلات کی کٹائی اور مسلسل کان کنی ان کے جنگلوں اور کھیتوں کو بیکار علاقوں میں تبدیل کر دیتی ہے۔“

4۔ مقامی ادب و ثقافت کی تباہی

فری ٹریڈنگ کا ایک بہت بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ یہ مقامی ادب اور آبائی ثقافتوں(native cultures) کو نگل رہی ہے۔ پوری دنیا کی منڈیوں میں جس آزادانہ تجارت کو ہم اقتصادی ترقی کا ضامن سمجھ رہے ہیں، دراصل یہی چیز بے شمار ثقافتی اور مقامی روایات کو زندہ در گور کر رہی ہے۔ آزاد تجارت کس طرح مقامی زبانوں کو ختم کر رہی ہے، اس پر روشنی ڈالتے ہوئے یاسر ندیم تحریر کرتے ہیں:

> ”پوری دنیا اقتصادی منافع کے پیش نظر انگلش زبان کو اپناتی چلی جارہی ہے، جہاں حکومتیں اپنی سرد مہری کی وجہ سے، اس ابتر صورت حال کی ذمے دار ہیں، وہاں عوام کی بے شعوری بھی ثقافتی ورثے کی ہلاکت اور انگلش کو عالمی زبان بنانے میں برابر کی شریک ہے۔“(2)

آزاد تجارت کس طرح مقامی ثقافت کو نگل رہا ہے، اس حوالے سے کمبرلی امادیو(Kimberly Amadeo)

1- Free Trade Agreements with Their Pros and Cons, Written by Kimberly Amadeo Retrieved April 18, 2019, from https://www.intelligenteconomist.com/advantages-of-free-trade.

2- یاسر ندیم، مولانا، گلوبلائزیشن اور اسلام، کراچی، پاکستان: دار الاشاعت، 2004ء، ص:322۔

لکھتی ہیں:

As development moves into isolated areas, indigenous cultures can be destroyed. Local peoples are uprooted.[1]

"(آزاد تجارت کے نام پر) جیسے جیسے ترقی الگ تھلگ خطوں میں منتقل ہوتی ہے، مقامی ثقافتیں تباہ ہو جاتی ہیں اور مقامی لوگ اپنی اصل بھول جاتے ہیں۔"

5۔ ممنوعات و محرمات سے عدم اجتناب

مغربی آزاد تجارتی کلچر کی اخلاقیات فقط نفع ہے۔ اسے حلال و حرام کی کوئی پرواہ نہیں۔ ملک و قوم کے اخلاقی و روحانی ارتقا اور انسانوں کی ہدایت سے اس کو کوئی سروکار نہیں۔ مغربی بے قید تجارت پر روشنی ڈالتے ہوئے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (۱۹۱۴-۱۹۹۹ء) لکھتے ہیں:

"مغربی حکومتیں بد اخلاقی و بے حیائی کی بہت سی قسموں کو کچھ قانونی قیود کے ساتھ جائز قرار دیتی ہیں، عصمت فروشی کا پیشہ ان کی حکومت میں قانوناً جائز ہوتا ہے۔ شراب کی نہ صرف اجازت ہوتی ہے بلکہ حکومت بعض اوقات اس کی تجارت اپنے ہاتھ میں رکھتی ہے، اور اس کے خلاف جدوجہد کرنے والے کو سزا دیتی ہے۔"[2]

اس کے برعکس اسلام شرعی ممنوعات و محرمات سے مکمل اجتناب کا حکم دیتا ہے۔ ڈاکٹر نور محمد غفاری تجارت خارجہ (foreign trade) میں ایک اسلامی ریاست کے رویے کے بارے میں لکھتے ہیں:

"اسلامی ملک کی حکومت یا شہری غیر مسلم ممالک سے محرمات میں سے کوئی پیداوار (مثلاً پوست، بھنگ، افیون) یا مصنوعات (مثلاً شراب، الکوحل، عریاں اور اخلاق سوز فلمیں) اور اجناس (مثلاً بت اور سور وغیرہ) درآمد نہیں کریں گے۔ نبیٔ اسلام نے محرمات کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

1-Free Trade Agreements with Their Pros and Cons, Written by Kimberly Amadeo Retrieved April 18, 2019, 05:20pm from https://www.intelligenteconomist.com/advantages-of-free-trade.

2۔ ندوی، سید ابوالحسن علی، انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر، کراچی، پاکستان: مجلس نشریات اسلام، ۱۹۹۲ء، ص ۲۵۰۔

إِنَّ االلهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ-[1]

"بلاشبہ اللہ کریم اور اس کے رسول ﷺ نے شراب، مردار، سور اور بتوں کی تجارت کو حرام قرار دیا ہے۔"[2]

6۔ مزدوروں کا استحصال

حالات وواقعات سے آزاد تجارت کا یہ دعوی غلط ثابت ہو گیا کہ آزاد مقابلہ میں مالک اور مزدور کے درمیان کسر و انکسار سے مناسب اور منصفانہ اُجرتیں خودکار نظام سے طے ہوتی رہتی ہیں۔ امریکی مصنفہ سوسان ایریئل آرونسون(Susan Ariel Aaronson)[3] "ملٹی نیشنل کمپنیاں اور ان کی سماجی ذمہ داری" کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہتی ہیں:

"آزاد تجارت پر ایک عام تنقید یہ کی جاتی ہے کہ یہ کثیر الاقوامی اداروں کے خزانے بھرنے میں مدد کرتی ہے جبکہ مزدوروں، مقامی لوگوں اور چھوٹے صنعت کاروں کے حقوق کو کچل دیتی ہے۔ گو کہ تجارتی معاہدوں کے تحت کثیر الاقوامی اداروں کو خاص حقوق نہیں ملتے لیکن ملکوں کے درمیان آزاد تجارت کی چھپن سالہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے معاشی حالات سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔"[4]

دوسری طرف اسلام میں مزدوروں کی پوری اجرت بروقت ادا کرنے کی خصوصی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1]۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب البیوع، باب بیع المیتة والأصنام، رقم: ۲۱۲۱۔

[2]۔ نور محمد غفاری، ڈاکٹر، اسلام کا قانون تجارت، لاہور، پاکستان: مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ، ۱۹۸۶ء، ص ۲۰۰۔

[3]۔ سوسان ایریئل آرونسون (Susan Ariel Aaronson) بین الاقوامی تجارت، ڈیجیٹل تجارت اور انسانی حقوق میں ماہر ہیں۔ آپ جارج واشنگٹن یونیورسٹی کے ایلیٹ اسکول آف انٹرنیشنل افیئرز (Elliott School of International Affairs) میں بین الاقوامی امور کی پروفیسر ہیں۔(Retrieved july 11, 2020, from (https://www.cigionline.org/person/susan-ariel-aaronson

[4]۔ ملٹی نیشنل کمپنیاں اور ان کی سماجی ذمہ داری Retrieved Feb 29, 2020, 10:15pm from https://www.bbc.com/urdu/interactivity/blog/story/.

أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ. [1]

"مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو"

7۔ تعاون و ہمدردی کا فقدان

احساس و مروت سے عاری اس فری ٹریڈنگ کلچر کی کوکھ سے جس معاشرے نے جنم لیا اس نے اخلاق و ہمدردی اور اخوت و بھائی چارے جیسے تمام الفاظ اپنی لغت سے نکال باہر کیے ہیں۔ نوبت بہ ایں جا رسید کہ اب دوکانیں اور بازار تو مال سے بھرے پڑے ہیں مگر قوت خرید نہ ہونے کی وجہ سے کوئی خریدار ہی نہیں۔ اس صورت حال نے مغربی ماہرین معاشیات کے اس استدلال کی جڑ کاٹ دی ہے کہ آزاد تجارت میں اپنے ذاتی نفع کے لیے افراد کی تگ و دو خود بخود پیداوار کی افزائش کا سامان کرتی رہتی ہے۔ اس کے برعکس اسلامی طریقہ تجارت میں مفاد پرستی، خود غرضی، شتر بے مہار آزادی اور حرص و ہوس کو کنٹرول کرنے کا شاندار عملی نظام موجود ہے جو معاشی بے اعتدالیوں اور ناہمواریوں کو روک کر معاشرے کے اجتماعی مفادات کا تحفظ کرتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے تاجروں کو نیکی اور صدقہ و خیرات کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ. [2]

"تاجر لوگ قیامت کے دن گنہگار کی حیثیت سے اکٹھے کیے جائیں گے مگر جو شخص گناہ سے بچتا رہا اور نیکی اور صدقہ و خیرات کرتا رہا (اس کا حشر ان کے ساتھ نہیں ہوگا)۔"

اسی طرح امام غزالی (۴۵۰ھ۔۵۰۵ھ) مخلوق خدا کے ساتھ احسان کی روش اپنانے والے تاجروں کو "مقربین" قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَإِنِ اقْتَصَرَ عَلَى الْعَدْلِ كَانَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَإِن أَضَافَ إِلَيْهِ الْإِحْسَانَ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ. [3]

"جو تاجر فقط عدل پر اکتفا کرے گا تو نیک بختوں سے ہوگا اور اگر عدل کے ساتھ احسان بھی کرے گا تو مقرب بندوں میں داخل ہوگا۔"

---

[1]۔ ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزوينی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)، السنن، كتاب الرهون، باب أجر الأجراء، بيروت، لبنان: دار الفكر، س ن، 817:2، رقم: 2443۔

[2]۔ ترمذی، السنن، كتاب البيوع، باب ما جاء فی التجار، رقم: ۱۲۱۰، ۵۱۵:۳

[3]۔ غزالی، حجة الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی(۴۵۰ھ۔۵۰۵ھ)، احياء علوم الدين، بيروت، لبنان: دار المعرفه، 42:2

8۔عالمی کمپنیوں کا آزاد تجارت کے نام پر استحصال

عالمی کمپنیوں کی فطرت آزاد تجارت نہیں بلکہ صرف جلب منفعت ہے۔یہ تجارتی کمپنیاں غریب ممالک کے اصل مسائل حل کرنے کی بجائے صرف لوٹ کھسوٹ پر توجہ دیتی ہیں۔سید عظیم آزاد تجارت کے نام پر ملٹی نیشنل کمپنیوں کی لوٹ مار کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "اگر کوئی شخص آزاد معیشت کی کٹھ پتلی کے پیچھے ڈور ہلانے والی MNCs کو نہیں دیکھ سکتا، تو یہ اس کی کور نظری ہے۔ آزاد معیشت کے نام پر تجارت کو اپنے کنٹرول میں لینے کا عمل ملٹی نیشنل کمپنیوں کا سپانسر ڈ ہی ہے۔ جہاں وہ سرمائے کو کسی ملک میں لانے کی آزادی مانگ رہی ہیں وہاں سرمائے کے فرار کو بھی اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتی ہیں۔ تاکہ جب چاہیں کسی ملک کی معیشت کو منہ کے بل گرا دیں۔"(1)

اسی طرح مغربی یورپ(Western Europe) کے تاجروں نے آزاد تجارت کے نام پر چینی قوم کو افیون کا عادی بنایا،اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سید عظیم لکھتے ہیں:

> "مغربی یورپ نے جنگ افیون(Opium War) کی "آزاد تجارت" کے لیے لڑائی شروع کی اور یوں چین کی بدقسمتی کا آغاز ہوا۔ برطانیہ چین سے چائے خرید تا تھا جس کی وہ انڈیا کی چاندی سے قیمت ادا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ انڈیا کی کاٹن اور افیون بھی قیمت کے طور پر چین کو ادا کی جاتی تھی۔ جیسے جیسے انگلینڈ میں چائے کی مانگ بڑھی ویسے ویسے برطانیہ کو چین کو ادائیگی کے لیے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے لیے برطانیہ نے چینی قوم کو افیون کا عادی بنایا۔"(2)

تاریخ ایسے بے شمار نظائر سے بھری پڑی ہے کہ استعماری طاقتوں نے آزاد اور بے قید معیشت کے نام پر ہی کمزور ممالک میں تجارتی کمپنیاں بنائیں، اجارہ داریاں قائم کیں، ریاستی اداروں کو کمزور کیا اور پھر صدیوں تک انہیں اپنی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی(British East India Company)، ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی(Dutch East India Company) اور فرنچ ایسٹ انڈیا کمپنی(French East India Company) نے تجارت کے نام پر نہ صرف ایشیاء کی آزادی کو سلب کیا بلکہ

1- سید عظیم، ملٹی نیشنل کمپنیاں:162

2- ایضاً:124

ان کے وسائل پر بھی ہاتھ صاف کیا۔

خلاصہ بحث

اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر آزاد تجارت کو اس کی حقیقی سپرٹ کے مطابق چلایا جائے تو اس کے مثبت نتائج بر آمد ہوتے ہیں، پسماندہ ممالک میں جدید مہارت اور سرمایہ آتا ہے جس سے معاشی استحکام پیدا ہوتا ہے۔ اس کے بر عکس حقیقت یہ ہے کہ استعماری طاقتوں نے بے قید معیشت کے نام پر ریاستی اداروں کو کمزور کیا اور پھر صدیوں تک انہیں اپنی غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھا۔ اس کو اختیار کرنے والی اقوام کا تجارتی رویہ عملاً سخت استحصالی اور منافقانہ ہوتا ہے۔ اس نظریے کی حامی ریاستیں محکوم اور ترقی پذیر اقوام سے ناجائز فائدہ اٹھانے، ان سے ترجیحی سلوک کرنے اور انہیں تباہ کرنے کے اصول پر عمل پیرا ہیں۔ لہذا عالمی سطح پر آزاد تجارت کے متمنی طبقات جب تک اسلام کے بیان کردہ اصولوں اور سنہری تعلیمات کو نہیں اپناتے اس وقت تک دنیا میں فری ٹریڈنگ کلچر اپنی حقیقی روح کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتا۔